إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۸۵

اللہ اکبر ۔ الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ غلام احمد قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵؎
ششماہی ۸؎
سہ ماہی ۴؎

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۲۰؎

جلد ۲۴ | مورخہ ۱۰ رجب ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۷۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے گلے کی تکلیف ابھی رفع نہیں ہوئی۔ آج حالاتِ حاضرہ پر طویل خطبہ ارشاد فرمانے کی وجہ سے حضور کے گلے کو صدمہ پہونچا۔ اس لئے ڈر ہے۔ کہ زیادہ تکلیف نہ ہو جائے۔ کان میں بھی خفیف درد ہے۔ اور طبی نسی کی شکایت بھی ابھی پائی جاتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا جاری رکھیں۔

صاحبزادہ طاہر احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کو ابھی تیز بخار ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہو

"تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو کہ کیا ایسی تبدیلی اور صفائی کر لی ہے۔ کہ تمہارا دل خدا تعالےٰ کا عرش ہو جائے اور تم اس کی حفاظت کے سایہ میں آجاؤ۔ میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم ایسے پاک۔ صاف ہو جاؤ۔ جیسے صحابہؓ نے اپنی تبدیلی کی۔ انہوں نے دُنیا کو بالکل چھوڑ دیا۔ گویا ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے۔ اسی طرح تم اپنی تبدیلی کرو۔ رُو بہ دُنیا نہ رہو۔ بلکہ خدا ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ خدا تعالےٰ کا شدید عذاب آنے والا ہے۔ اور وُہ خبیث اور طیب میں ایک امتیاز کرنے والا ہے۔ وُہ تمہیں فرقان عطا کرے گا۔ جب دیکھیگا۔ کہ تمہارے دلوں میں کسی قسم کا فرق باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے۔ کہ دین کو دُنیا پر مقدم کرُونگا۔ مگر عمل سے وُہ اسکی سچائی اور وفائے عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اسکی کیا پروا ہے۔ اگر اس طرح پر ایک نہیں، سو بھی مر جائیں۔ تو ہم یہی کہیں گے کہ اس نے اپنی تبدیلی نہیں کی۔ اور وہ سچائی اور معرفت کے نور سے جو تاریکی کو دور کرتا اور دل کو ایک یقین اور لذت بخشتا ہے۔ دُور رہا اور اس لئے ہلاک ہو گیا۔" (الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

۲۵ ستمبر مولوی عطاء اللہ قادیان نہیں آیا

آج ۲۵ ستمبر کو جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا گیا تھا۔ مولوی عطاء اللہ کے قادیان آنے کی توقع تھی۔ چونکہ مولوی عطاء اللہ کا۔ قادیان میں آنے کا مقصد سوائے اس کے اور کوئی نہ تھا۔ کہ وہ یہاں آکر جماعت احمدیہ کے پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خلاف بدزبانی کرے۔ اور ہمارے دل دکھائے۔ اس لئے نیشنل لیگ قادیان تہیہ کر چکی تھی۔ کہ مرکز احمدیت میں بزرگان سلسلہ کے متعلق ایک مسلمہ بدزبان کی بدزبانی برداشت نہیں کی جائے گی۔ اور سلسلہ کے ناموس کی حفاظت کے لئے ہر قربانی پیش کرے گی سُنا گیا ہے۔ کہ حکومت نے عقلمندی اور معاملہ فہمی سے کام لیتے ہوئے قادیان میں مولوی عطاء اللہ کی آمد کو روک دیا۔ البتہ بٹالہ کا ایک احراری عبدالرحمٰن نامی چند اور احرار کے ساتھ آیا۔

گورداسپور سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس مع چند افسروں کے اس موقعہ پر آئے ہوئے تھے ؛

وہ کام جو پیچھے نہیں ڈالے جا سکتے

احباب اور عہدہ داران جماعت اپنی ذمہ واری کو سمجھیں!

سلسلہ کی خاص ضروریات توسیع مہمان خانہ مسجد مبارک و اقصےٰ اور جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق تحریک جماعتوں اور احباب کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہیں۔ اور الفضل میں یاددہانی بھی متواتر ہو رہی ہے۔ اس تحریک کا چندہ یکمشت یا زیادہ سے زیادہ تین اقساط کے ذریعہ ادا ہو جانا ضروری ہے۔

توسیع مہمانخانہ کا کام بہت عرصہ سے شروع ہو چکا ہے۔ مسجد مبارک کی توسیع کے لئے ملحقہ دوکانیں خریدی جا چکی ہیں۔ مسجد اقصےٰ کی مزید توسیع کا معاملہ خاص اہمیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ ہر جمعہ کو اس کی مزید توسیع کی ضرورت کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ باوجود حال کی توسیع کے مسجد میں تمام نمازیوں کے لئے گنجائش نہیں ہوتی۔ سینکڑوں آدمی قریب کی چھتوں اور بازار گلی کوچوں میں نماز پڑھنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

اسی طرح جلسہ سالانہ کا کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ اس کام کی اہمیت بھی کسی احمدی سے مخفی نہیں ہے۔ انتظامات جلسہ اور بروقت اشیاء خوردونوش کے خریدنے کے لئے روپیہ جلد مہیا ہونا نہایت ضروری ہے۔ الغرض ان سب ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے روپیہ کا سختی سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ جس کے لئے ہر احمدی ذمہ وار اور جوابدہ ہے۔ اس لئے احباب اور عہدہ داران جماعت مقامی سے درخواست ہے۔ کہ براہ مہربانی وہ اپنا اور اپنی جماعت کا چندہ مطابق شرح یعنے ہر ایک شخص کی ایک ماہ کی آمد کا ۳۳ فیصدی شرح سے جلد چندہ فراہم کر کے بھجوائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ ان کاموں کے سرانجام دینے میں کوئی روک واقع پیدا ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے تشویش کا موجب ہو۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

ایک کلرک کی ضرورت

ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ جو زمیندارہ کام سے دلچسپی رکھتا ہو۔ خوشخط ہو مضبوط اور ذہین ہو۔ کم سے کم انٹرنس سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہو۔ قادیان میں کام کرنا ہوگا۔ گو ضرورت پر سندھ بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ تنخواہ پہلے چار ماہ جبکہ سندھ اور قادیان میں کام سکھایا جائے گا۔ بیس روپے ماہوار ہوگی۔ چار ماہ بعد پچیس روپیہ ماہوار ملے گا۔ اور گریڈ ۲۵-۱-۴۰ ہوگا۔ درخواستیں معرفت مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور دفتر تحریک جدید آئیں ؛

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا

(۱) میری اہلیہ اور میرا بچہ اعجاز احمد لمبی علالت کے باعث بہت کمزور ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ نیز میری کامل صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار منظور احمد احمد نگر (دکن) (۲) شیخ مظفر احمد صاحب (مرحوم کوٹ رندھاوا) کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز صوبیدار شیر ولی صاحب فیروزپور چھاؤنی کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ملک حبیب حسن۔ قادیان (۳) خاکسار کو عرصہ ایک سال سے متواتر پھوڑے نکل رہے ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار غلام محمد مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ (۴) خاکسار کے نانا صاحب مدت سے بیمار ہیں۔ نیز میرے ایک رشتہ دار کی بیوی سخت بیمار ہے۔ میں خود بھی بعض رشتہ داروں کے تعصب کی وجہ سے بعض مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب سب کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمود احمد عارف۔ چاہ جوگی۔

اعلانات نکاح

(۱) ۲۲ ستمبر بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے ناظرہ بیگم صاحبہ بنت چودھری احمد خان صاحب بھلیسر ضلع گجرات کا نکاح سید علی شاہ صاحب سے تین صد روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ یہ تعلق جانبین کے لئے برکت کا باعث ہو۔ خاکسار فضل الٰہی قادیان (۲) ۱۲ ستمبر برادرم محمد احمد صاحب ابن مولوی معین الدین صاحب مردان کا نکاح سلطانہ بیگم صاحبہ بنت حبیب اللہ صاحب سے پانچ صد روپیہ مہر پر میاں محمد یوسف صاحب اپیل نویس امیر جماعت احمدیہ مردان ۴۴ نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار چراغدین مولوی فاضل مبلغ سرحد۔ (۳) ملک عبدالرحمٰن صاحب ولد نورالدین صاحب سکنہ کنجاہ ضلع گجرات کا نکاح مسماۃ رحیم بی بی بنت محمد ابراہیم صاحب ساکن لالہ موسیٰ ضلع گجرات کے ساتھ مبلغ تین صد روپیہ مہر پر خاکسار نے مورخہ ۹/۹/۳۶ کو پڑھا۔ خاکسار حکیم محمد قاسم۔ لالہ موسیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ رجب ۱۳۵۵ھ

ریاست چنبہ میں مسلمانوں پر مظالم

مسلمانانِ پنجاب کو متحدہ آواز بلند کرنیکی ضرورت

ہندو ریاستوں میں کھلم کھلا جو مظالم مسلمانوں پر کئے جاتے ہیں۔ وہ کلیۃً ناقابل برداشت ہیں۔ اور ستم بالائے ستم یہ ہے۔ کہ ایسے مظالم کو ان ریاستوں نے اپنے قوانین میں شامل کر رکھا ہے۔ اور نہ صرف علے الاعلان ان کا اقرار کیا جاتا ہے۔ بلکہ اپنا حق سمجھا جاتا ہے۔ کہ ان کو عمل میں لائیں۔ اور مسلمانوں کا فرض قرار دیا جاتا ہے۔ کہ سب کچھ بلا چون و چرا برداشت کریں۔ ورنہ ان کے لئے ریاست کی حدود میں سانس لینا ناممکن بنا دیا جاتا ہے۔ اور طرح طرح کے الزامات لگا کر مبتلائے آلام کر دیا جاتا ہے:۔

اس قسم کا طریق عمل اختیار کرنے والی ریاستوں میں چنبہ کی ایک چھوٹی سی ریاست خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جہاں مسلمانوں کو اور خاص کر ان لوگوں کو جو تبلیغ اسلام اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اسلام کی دعوت دینا اپنا حق خیال کرتے ہیں۔ ایسا فرض جس کی ادائیگی لازمی ہے۔ اور ایسا حق جسے کوئی حکومت چھیننے میں حق بجانب نہیں قرار دی جا سکتی۔ سخت مشکلات میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے ممبروں کو ایک عرصہ سے مختلف طریقوں سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ اور ان کے تبلیغی فریضہ میں روکاوٹیں پیدا کی جاتی ہے۔ جن کا کئی بار "الفضل" میں ذکر آ چکا ہے۔ اور اب تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ اور لوگ بھی ریاست کے بعض عمال کی چیرہ دستیوں اور ریاستی قانون کی بوالعجبیوں کا رونا رونے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور کئی ایک مسلمان اخبارات ان کی روئداد ظلم و ستم شائع کر رہے۔ اور اپنی آواز ریاست کے خلاف بلند کر رہے ہیں:

اس بارے میں غیر مبایعین کے اخبار "پیغام صلح" نے اپنے "حضرت امیر" کے پرسنل اسسٹنٹ کا جو مضمون "ریاست چنبہ کے مظلوم مسلمان" شائع کیا ہے۔ وہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ اس میں جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ "ریاست چنبہ کے غداوندان انصرام و انتظام نے یہی وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ مسلمانوں کو جور و استبداد کی چکی میں پیسا جا رہا ہے۔ طرح طرح کے بہانوں سے ان پر ستم کے پہاڑ گرائے جا رہے ہیں۔ مہاسبھایانہ ذہنیت پورا کام کر رہی ہے مسلم ملازمین کو سخت تنگ کیا جا رہا ہے۔ ...... تاکہ جلد از جلد مسلم عنصر کو ریاست سے خارج کر دیا جائے۔ ان ستم رانیوں کی اہلہ فریبیوں و ستم کیشیوں کی داستان زہرہ گداز ہے" وہاں ایک بہت بڑا راز بھی منکشف کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ:۔

"پہلے انہوں نے (یعنی ریاستی کارندوں نے) احمدیوں اور قادیانیوں کو لڑایا۔ پھر احمدیوں اور غیر احمدیوں کو ایک دوسرے سے دست و گریبان کرانے کی ناپاک کوشش کی"

اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ پچھلے دنوں چنبہ میں احمدیوں کو جو تکالیف پہونچائی گئیں۔ ان میں غیر مبایعین تو صرف کاٹھ کی پتلی تھے۔ جس سے ریاستی کارندے کام لے رہے تھے۔ کیونکہ غیر مبایعین کے ایک ذمہ دار آدمی کا اقرار موجود ہے کہ ریاستی حکام نے مسلمانوں کو مبتلائے آلام کرنے اور جلد از جلد مسلم عنصر کو ریاست سے خارج کرنے کے لئے جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کی سب سے پہلی منزل یہ تھی۔ کہ "احمدیوں اور قادیانیوں کو باہم لڑایا"

چونکہ اس وقت بھی ہم ہی مظلوم۔ اور ستم رسیدہ تھے۔ جنہیں قادیانی کہا گیا ہے اور غیر مبایعین ریاست چنبہ کے منظور نظر بنے ہوئے تھے۔ اس لئے اس میں کوئی شک شبہ نہیں رہ جاتا۔ کہ مسلمانوں میں تفرقہ و شقاق پیدا کرنے۔ ان کو آپس میں لڑانے اور جور و استبداد کی چکی میں پیسنے کے لئے جو لوگ عمالِ ریاست کے سب سے پہلے آلۂ کار بنے۔ وہ غیر مبایعین ہی تھے۔ جس کا اقرار انہوں نے خود کر لیا ہے۔ اور سب سے پہلے جن کو جور و جفا کا نشانہ بنایا گیا۔ وہ احمدی تھے۔ لیکن باوجود اس کے ہمیں اپنی ان تکالیف اور مشکلات کے متعلق اتنا افسوس نہیں جن کا سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں ابھی تک جاری ہے۔ جتنی اس بات سے خوشی ہے۔ کہ آخر غیر مبایعین پر ریاستی عمال کی مسلم کش چال واضح ہو گئی۔ اور انہوں نے کھلم کھلا اس کا اعلان کر دیا:۔

چونکہ ریاست چنبہ کے موجودہ ذمہ دار عمال کی اصل غرض مسلم عنصر کو ریاست سے نابود کر دینا ہے۔ اس لئے وہ کسی فرقہ کے مسلمانوں کو بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ریاست نے یہ قانون بنا رکھا ہے کہ اگر کوئی مسلمان اپنا مذہب ترک کر کے کوئی دوسرا مذہب اختیار کر لے۔ تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا۔ لیکن اگر کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرے۔ تو مستوجب سزا قرار دیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو قطعاً اجازت نہیں کہ کسی ہندو یا عیسائی یا اچھوت کو مسلمان بنائیں۔ لیکن اس کے برعکس آریہ سماجیوں کو کھلی چھٹی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں۔ عیسائیوں یا اچھوتوں کو ہندو بنانے کے لئے جو طریق چاہیں۔ اختیار کریں:۔

ان حالات میں نہایت ضروری ہے کہ ایک طرف تو چنبہ کے ان مسلمانوں کو جنہیں ریاستی حکام مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلانے کے لئے استعمال کرتے رہتے ہیں سمجھایا جائے۔ کہ وہ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنے کے مرتکب نہ ہوں۔ اور ایک فرقہ دوسرے کے خلاف صف آرا ہو کر اپنی تباہی کے سامان آپ نہ پیدا کرے بلکہ وہ باوجود عقائد میں اختلاف رکھنے کے ریاستی ریشہ دوانیوں کے مقابلہ میں متحد اور متفق رہیں۔ اور دوسری طرف تمام مسلمان ریاست چنبہ کے مسلم کش رویہ کے خلاف پُر زور آواز اٹھائیں۔ اور اس وقت تک جاری رکھیں۔ جب تک وہ پابندیاں دور نہ ہو جائیں۔ جن میں ظالمانہ طور پر ریاست نے مسلمانوں کو جکڑ رکھا ہے۔ یہ کتنا اندھیر ہے۔ کہ آریہ اچھوت اقوام کے لوگوں کو بڑے زور شور کے ساتھ آریہ بنا رہے ہیں۔ اور جو مسلمان ان کے ہتھے چڑھ جاتا ہے۔ اسے بھی لالچ۔ یا تخویف کے ذریعہ اشدھ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو قطعاً یہ اجازت نہیں۔ کہ کسی کو مسلمان بنائیں۔ اور اگر کوئی اپنی مرضی سے مسلمان بننا چاہے۔ تو کلمہ پڑھانے۔ اور کلمہ پڑھنے والے دونوں کو مجرم قرار دے کر قید اور جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے:۔

اس ظالمانہ طریقِ عمل کے خلاف مسلمان اخبارات کو بڑے زور کے ساتھ آواز بلند کرنی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی ان مسلمان کہلانے والوں کو قابل ملامت قرار دینا چاہیئے۔ جو ریاستی کارندوں کے آلۂ کار بن کر مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کر رہے ہیں کیونکہ وہ نادانی۔ اور لالچ کی وجہ سے اپنی تباہی کے سامان خود پیدا کر رہے ہیں:۔

اسی اخبار میں دوسری جگہ ریاست چنبہ سے آمدہ ایک تازہ رپورٹ درج کی جا رہی ہے جس میں یہ ذکر ہے۔ کہ بعض مسلمان کہلانے والوں نے چند آوارہ گرد ملانوں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے خلاف سخت بدزبانی کرائی۔ اور مسلمانوں میں منافرت پیدا کرنے کی کوشش کی بجائیکہ ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ ان ملانوں کے کرایہ کے لئے چندہ اکٹھا نہیں کر سکے۔ یہ حالات بتاتے ہیں۔ کہ ان کو کوئی اور طاقت استعمال کر رہی ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد اقصےٰ کونسی ہے؟

"الفضل" کا ایک مضمون

"الفضل" مورخہ ۱۹ ار ستمبر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے "اشتہار چندہ منارۃ المسیح" سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فقرہ پیش کر کے اس سے یہ استدلال کیا ہے۔ کہ "مسجد اقصےٰ اس مسجد کا نام ہے جسے مسجد مبارک کہتے ہیں" اور "مینارہ والی مسجد کے متعلق تحریر فرمایا ہے" کہ "حضور علیہ السلام کی تحریریں کہیں بھی اس مسجد کا نام مسجد اقصےٰ نہ پائیں گے" آخر میں انہوں نے یہ تجویز بھی پیش فرمائی ہے کہ "مسجد اقصےٰ کا لفظ جامع مسجد کی پیشانی سے مٹا دیا جائے۔ تاکہ آئندہ آنے والوں کے لئے غلطی کا موجب نہ ہو"

ان حالات میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس امر پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے

بڑی مسجد کے مسجد اقصےٰ ہونے پر متعدد دلائل

زیر بحث مضمون میں "اشتہار چندہ منارۃ المسیح" کا صرف ایک حوالہ اپنی تائید میں پیش کیا گیا ہے۔ لیکن ہم اسی اشتہار کے متعدد حوالجات سے اصل حقیقت واضح کرتے ہیں۔

یہ اشتہار جو خطبہ الہامیہ کے شروع میں درج ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد مبارک کا ہرگز ذکر نہیں فرمایا۔ بلکہ مینارہ والی مسجد کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اسی کو حضور نے مسجد اقصےٰ قرار دیا ہے۔ اس کے ثبوت میں اسی اشتہار کے متعدد حوالجات سے بعض دلائل درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

پہلی دلیل

پہلی دلیل جس کی بناء پر بلا تامل کہا جا سکتا ہے کہ مسجد اقصےٰ مسجد مبارک نہیں۔ بلکہ جامع مسجد ہے یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اس مسجد کی تکمیل کے لئے ایک اور تجویز قرار پائی ہے اور وہ یہ ہے کہ **مسجد کی شرقی طرف** جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے۔ ایک نہایت اونچی منارہ بنایا جائے" (صفحہ ب)

ان سطور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "مسجد کی شرقی طرف" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اور تحریر فرمایا ہے۔ کہ جیسا کہ احادیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائیگا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ "مسجد کی شرقی طرف" سے کونسی مسجد کا شرق مراد ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ایک نہایت واضح تحریر اسی اشتہار میں ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ مسیح موعود کا نزول **مسجد اقصےٰ کے شرقی منارہ کے قریب ہوگا**" (صفحہ ت)

اس سے یہ امر ظاہر ہو گیا۔ کہ وہ مسجد جس کی شرقی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منشاء مبارک کے مطابق منارہ بنایا جانا تجویز ہوا تھا۔ اسی مسجد کا نام مسجد اقصےٰ ہے۔ نہ کسی اور کا۔

دوسری دلیل

دوسری دلیل جو اس امر کو اور زیادہ اجلیٰ اور روشن کر دیتی ہے کہ مسجد اقصےٰ چھوٹی مسجد نہیں بلکہ بڑی مسجد ہے یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(الف) "مسجد اقصےٰ سے مراد اس جگہ یروشلم کی مسجد نہیں ہے۔ بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے" (صفحہ ث حاشیہ)

ب۔ "مسیح موعود کی مسجد مسجد اقصیٰ ہے" (صفحہ ث حاشیہ)

ج:۔ "مسجد اقصےٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے۔ جو قادیان میں واقع ہے" (صفحہ ج حاشیہ)

د۔ "لا شک ان مسجد المسیح الموعود هو اقصى المساجد من حيث الزمان" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹۷) یعنی اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مسیح موعود کی مسجد زمانہ کی حیثیت سے مسجد اقصےٰ ہے۔

ان تمام حوالجات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ امر واضح فرمایا ہے۔ کہ مسیح موعود کی مسجد ہی مسجد اقصےٰ ہے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ "مسیح موعود کی مسجد" سے آیا مسجد مبارک مراد ہے یا جامع مسجد۔ اس کے متعلق بھی اسی اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور فقرہ دکھائی دیتا ہے۔ جو پیدا شدہ سوال کا نہایت اطمینان بخش حل پیش کرتا ہے اور وہ یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اس مسجد اقصےٰ کا منارہ مراد لیا ہے۔ جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی **مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے۔ اور عمارت بھی زیادہ کی گئی**" (صفحہ خ)

یہ حوالہ اس بات پر نص صریح ہے کہ مسیح موعود کی مسجد جسے بارہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصےٰ قرار دیتے رہے ہیں۔ وہی مسجد ہے۔ جو "حال میں وسیع کی گئی ہے۔ اور عمارت بھی زیادہ کی گئی" اور یہ مسجد سوائے جامع مسجد کے اور کوئی نہیں۔ کیونکہ یہ اشتہار ۲۸ رمئی سنہ ۱۹۰۰ء کو لکھا گیا۔ اور سنہ ۱۹۰۰ء میں مسجد مبارک کی توسیع نہیں کی گئی۔ نہ اس کی عمارت کو بڑھایا گیا۔ بلکہ سنہ ۱۹۰۰ء میں جامع مسجد ہی وسیع کی گئی تھی۔ جیسا کہ اشتہار کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے قادیان کی مسجد جو میرے والد صاحب مرحوم نے مختصر طور پر دو بازاروں کے وسط میں ایک اونچی زمین پر بنائی تھی۔ اب **شوکتِ اسلام کے لئے بہت وسیع کی گئی۔ اور بعض حصہ عمارات کے اور بھی** بنائے گئے ہیں" (صفحہ ا)

پس چونکہ سنہ ۱۹۰۰ء میں جامع مسجد ہی وسیع کی گئی اور اسی مسجد کی عمارت کو بڑھایا گیا اور اسی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "مسیح موعود کی مسجد" قرار دیا جیسا کہ فرمایا۔

"مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی" (صفحہ خ)

اس لئے اسی مسجد کا نام مسجد اقصےٰ ہوا۔

تیسری دلیل

تیسری دلیل جس سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ جاتا ہے۔ کہ جامع مسجد ہی مسجد اقصےٰ ہے۔ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اے دوستو! یہ منارہ اس لئے تیار کیا جاتا ہے۔ کہ تا حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار ہو۔ اور نیز وہ عظیم الشان پیشگوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت میں ہے۔ کہ سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہٗ اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے" (صفحہ ث و ج)

اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک طرف وہ آیتِ قرآنی پیش فرماتے ہیں جس میں صریح طور پر المسجد الاقصیٰ کے الفاظ ہیں۔ اور پھر اس آیت قرآنی کے لفظ المسجد الاقصیٰ کو اس مسجد پر چسپاں کرتے ہیں، جس میں منارہ بنایا جانا تجویز ہوتا ہے۔ اور لکھتے ہیں "جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے"

پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ المسجد الاقصیٰ وہی ہے۔ جس میں مینار کھڑا ہے۔ اور وہ جامع مسجد ہی ہے

چوتھی دلیل

چوتھی دلیل جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسجد مبارک مسجد اقصےٰ نہیں۔ بلکہ جامع مسجد ہے یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اس **مسجد اقصےٰ کا منارہ** مراد لیا ہے۔ جو دمشق سے شرقی طرف واقعہ ہے" (صفحہ خ)

اب سوال یہ ہے۔ کہ دمشق سے شرقی طرف کونسی مسجد واقع ہے۔ اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہایت فیصلہ کن تحریرات موجود ہیں۔

جامع مسجد کے متعلق آپ فرماتے ہیں

(ا) "یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے"

(صفحہ خ)

ب - "ہماری یہ مسجد جس کے قریب منارہ تیار ہوگا۔ دمشق سے شرقی طرف ہی واقعہ ہے" (صـ حاشیہ)

ج - "وہ مسجد اقصٰے یہی ہے۔ جو قادیان میں بجانب مشرق واقعہ ہے" (صـ)

پس چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جامع مسجد کو دمشق سے شرقی طرف قرار دیا ہے۔ اور اسی مسجد کا اقصٰے نام رکھا ہے۔ جیسا کہ "مسجد اقصٰے کا منارہ" کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ اس لئے یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہی مسجد مسجد اقصٰے ہے۔ نہ کہ چھوٹی مسجد۔ بڑی مسجد کو قادیان میں بجانب مشرق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لئے بھی قرار دیا۔ کہ قادیان کی قریبًا تمام پرانی آبادی اس مسجد کے مغرب کی طرف تھی۔

پانچویں دلیل

پانچویں دلیل جو جامع مسجد کو ہی مسجد اقصٰے ثابت کرتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ مسجد اقصٰے کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ منارہ بھی مسجد اقصٰے کا منارہ ہے" (صـ حاشیہ)

اس حوالہ میں منارۃ المسیح کو مسجد اقصٰے کا منارہ قرار دیا گیا ہے۔ اب جس مسجد میں منارہ کھڑا ہے۔ وہی مسجد مسجد اقصٰے ہے۔

چھٹی دلیل

چھٹی دلیل جو دراصل پانچویں دلیل کا ہی ایک حصہ ہے۔ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اس مسجد اقصٰے کا منارہ اس لائق ہے کہ تمام میناروں سے اونچا ہو" (صـ حاشیہ)

اس جگہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منارہ کو مسجد اقصٰے کا منارہ قرار دیا ہے۔ اور چونکہ وہ جامع مسجد میں ہے اس لئے وہی مسجد مسجد اقصٰے ہے۔ منارۃ المسیح کو بلند تر بنانے اور دنیا کے "تمام میناروں سے اونچا" کرنے کا ان الفاظ میں جو ذکر کیا گیا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ تو کسی وقت یہ بھی پورا ہو کر رہے گا چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بھی یہی خواہش ہے۔ کہ یہ مینار بہت بلند ہو۔ ایک دفعہ حضور نے فرمایا بھی کہ:-

"منارہ کے چبوترہ کو بڑھا کر۔ اور بنیادوں کو مستحکم کرنے کے بعد اسے اور بلند کرنے کے متعلق بھی میں سوچ رہا ہوں" (الفضل ۳۱ مارچ ۱۹۳۱ء)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریرات جو اشتہار چندہ منارۃ المسیح سے ماخوذ ہیں صراحتًا اور وضاحتًا اس امر کا ثبوت ہیں۔ کہ مسجد اقصٰے مسجد مبارک نہیں۔ بلکہ جامع مسجد ہے۔

جامع مسجد کی حیثیت

اب اس سوال پر ایک اور نقطہ نگاہ سے بھی روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر جامع مسجد کو مسجد اقصٰے نہ قرار دیا جائے۔ تو اس کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔ اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسجد کو وہی حیثیت دی ہے۔ جو اس کو مسجد اقصٰے نہ سمجھنے کے بعد رہ جاتی ہے۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر جامع مسجد کو مسجد اقصٰے نہ قرار دیا جائے۔ تو اس کی حیثیت قادیان کی عام احمدی مساجد سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ مثلًا محلہ دارالعلوم۔ یا محلہ دارالفضل یا محلہ دارالرحمت یا محلہ دارالبرکات وغیرہ کی مساجد ہیں۔ انکی بنیادیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ یا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دستِ مبارک سے رکھی گئیں۔ اور آپ نے ان کے بابرکت ہونے کے متعلق دعائیں فرمائیں۔ احمدیوں کی پاکیزہ کمائی ان پر صرف ہوئی۔ پھر احمدی معماروں اور مزدوروں نے ان کی تعمیر کی۔ لیکن جامع مسجد مسجد اقصٰے نہ ہونے کی صورت میں اتنی حیثیت کی بھی حامل نہیں سمجھی جاسکتی۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوٰی ماموریت سے پہلے بنائی گئی۔ اور اس کی بنیادی اینٹ غالبًا کسی معمار نے ہی رکھی ہوگی۔ اس صورت میں یقینًا قادیان کی باقی احمدی مساجد کو اس مسجد پر فضیلت حاصل ہوگی۔ اور اس مسجد کی کوئی امتیازی خصوصیت باقی نہ رہے گی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اس مسجد کو اللہ تعالےٰ کی برکات و انوار کا جلوہ گاہ بتایا ہے۔

جامع مسجد کے متعلق الٰہی بشارات

چنانچہ آپ فرماتے ہیں "خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے قادیان کی مسجد جو میرے والد صاحب مرحوم نے مختصر طور پر دو بازاروں کے وسط میں ایک اونچی زمین پر بنائی تھی۔ اب شوکتِ اسلام کے لئے بہت وسیع کی گئی ہے۔"

"اب یہ مسجد اور رنگ پکڑ گئی ہے" (صـ)

"یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی۔ اور بنائی گئی ہے کہ تا دمشقی مفاسد کی اصلاح کرے" (صـ)

اور دمشقی مفاسد کی اصلاح سے آپ نے یہ مراد لی ہے۔ کہ یسوع مسیح کو خدا بنانے کی عیسائیت میں جو تعلیم دی گئی ہے۔ "غیرتِ خداوندی اس باطل تعلیم کو نابود کرے گی۔" "تثلیث کا چراغ مردہ جو مغرب کی طرف واقعہ ہے۔ دن بدن پژمردہ ہوتا جائے گا۔" "مسیح موعود کا نور آفتاب کی طرح دمشق کے مشرقی جانب سے طلوع کرکے مغربی تاریکی کو دور کرے گا" (صـ)

پھر آپ بڑی مسجد کی تعریف میں ہی فرماتے ہیں کہ

"اسلام کی مردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی روح پھونکی جائے گی۔ اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا" (صـ)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی مسجد کو شوکتِ اسلام کے ظہور کا مقام۔ دمشقی مفاسد کی اصلاح کا ذریعہ۔ الوہیتِ مسیح ایسے باطل عقیدہ کو نابود کرنے کا حربہ۔ تثلیث کے کچلنے کا مقام اور مسیح موعود کے انوار کی جگہ قرار دیتے اور صریح الفاظ میں فرماتے ہیں۔ کہ اسلام کی مردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی روح پھونکی جائے گی۔ اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا۔ مگر پیش کردہ تجویز کے ماتحت اس مسجد کی حیثیت عیاذًا باللہ ایسی گر جاتی ہے۔ کہ عام احمدی مساجد بھی اس سے بہتر ماننی پڑتی ہیں۔ حالانکہ حق وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا۔ اور اس کی حقانیت کی جلوہ گری جہاں اس طرح ہوئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت مہد سے اس مسجد میں خطبات ہو رہے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خطبہ الہامیہ کا نزول بھی اسی مسجد میں ہوا۔ وہاں اس کی سچائی کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ:- حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے روح پرور خطبات اور آپ کا حقائق و معارف سے لبریز درس ہمیشہ مسجد اقصٰی میں ہوتا ہے۔ اور اسی مسجد اقصٰے سے آپ کے ذریعہ اسلام کی مردہ حالت میں زندگی کی روح پھونکی جاتی ہے۔ اور یہ احمدیت کی فتح نمایاں کا میدان ہے۔ جس کو ہر شخص ہر جمعہ کے روز بچشمِ خود ملاحظہ کرسکتا ہے پس اس مسجد کو معمولی مسجد قرار دینا کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہوسکتا۔

منارۃ المسیح کی عظمت

پھر بڑی مسجد کی عظمت و رفعت کا ایک اور ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ اسی میں وہ منارۃ المسیح ہے۔ جو:-

ا - "مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار" ہے۔ (صـ)

ب - "جس کی ضرورت احادیث نبویہ میں تسلیم کی گئی ہے" (صـ)

ج - جو "مسیح موعود کے احقاقِ حق اور قصر ہمت اور اتمامِ حجت اور اعلائے ملت کی جسمانی طور پر تصویر ہے" (صـ)

د - جو مینار "اس لائق ہے کہ تمام میناروں سے اونچا ہو" (صـ)

ہ - جس کی روشنی اس بات کو پکار پکار کر اعلان کر رہی ہے۔ کہ "ہر ایک آنکھ جو دیکھ سکتی ہے آسمانی روشنی کو دیکھے۔ اور اس روشنی کے ذریعہ سے غلطیوں سے بچ جائے" (صـ)

و - اور جس کی گھڑی ہر راہ رو کو بتا رہی ہے۔ کہ "آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آگیا" (صـ)

ز - اور جس کے متعلق ایک اور اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:- کہ

"جیسا کہ توریت کے رو سے صلیب پر چڑھنے والا لعنت سے حصہ لیتا تھا۔ ایسا ہی منارۃ المسیح پر صدق۔ اور ایمان سے چڑھنے والا رحمت سے حصہ لیگا" (تبلیغ رسالت جلد نہم صـ ۵۹)

"مسیح موعود کا حقیقی نزول۔ یعنی ہدایت اور برکات کی روشنی کا دنیا میں پھیلنا یہ اسی پر موقوف ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو۔ یعنی منارہ تیار ہو" (" صـ ۵۸)

"ابتداء سے یہ مقدر ہے۔ کہ حقیقت مسیحیہ کا نزول جو نور اور یقین کے رنگ میں دلوں کو خدا کی طرف پھیرے گا۔ منارہ کی تیاری کے بعد ہوگا۔ (ر صفحہ ۵۸)

"اسی زمانہ میں جبکہ منارہ تیار ہو جائیگا مسیحی برکات کا زور و شور سے ظہور و بروز ہوگا۔ (ر صفحہ ۵۹)

ایسی عظیم الشان برکات کے حامل مینار کا بڑی مسجد میں ہونا یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ تحریر فرمانا کہ منارۃ المسیح کی تکمیل کے لئے مالی مدد کرنا "مومن کے لئے جنت کو واجب کرتا ہے (تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۵۶)

بتاتا ہے کہ وہ مسجد اللہ تعالےٰ کے حضور بہت بڑی عظمت رکھتی ہے۔ لیکن اگر مینار والی مسجد کو مسجد اقصےٰ نہ سمجھا جائے۔ تو بدیہی طور پر یہ نتیجہ نکلیگا۔ کہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منارۃ المسیح کی بنیاد صحیح مقام پر نہیں رکھی۔ آپ کو مسجد مبارک میں اس کی بنیاد رکھنی چاہئے تھی مگر غلطی سے ایسی جگہ بنیاد رکھدی۔ جو عام احمدی مساجد سے بھی نعوذ باللہ کمتر حیثیت رکھتی ہے

ایک الہام کے متعلق سوال

اس قدر وضاحت کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس امر پر بھی روشنی ڈال دی جائے۔ کہ جب مسجد اقصیٰ چھوٹی مسجد نہیں بلکہ جامع مسجد ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الہام کہ مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ جامع مسجد پر کیوں چسپاں فرمایا۔ جبکہ یہ الہام مسجد مبارک کے متعلق تھا۔ اس کے متعلق پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے۔ کہ مسجد مبارک کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو الہامات ہوئے ان میں سے پہلا الہام یہ ہے۔

بیت الذکر ومن دخلہ کان آمنا (تذکرہ صفحہ ۱۰۱)

دوسرا الہام ہے۔ فیہ برکات للناس ومن دخلہ کان آمنا (تذکرہ صفحہ ۱۰۱)

تیسرا الہام ہے۔ لا راد لفضلہ۔ (تذکرہ صفحہ ۱۰۲)

چوتھا الہام ہے۔ مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ (تذکرہ صفحہ ۱۰۱)

ان الہامات میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جامع مسجد پر نہ تو بیت الذکر ومن دخلہ کان آمنا کا الہام چسپاں کیا ہے۔ نہ فیہ برکات للناس ومن دخلہ کان آمنا اور نہ لا راد لفضلہ کا۔ کہ سمجھا جاتے مسجد مبارک ہی مسجد اقصیٰ ہے۔ بلکہ صرف الہام مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ کو اس پر چسپاں فرمایا ہے۔

یہ الہام جو مسجد مبارک کے متعلق ہؤا اس سے مقصد مسجد مبارک کی تاریخ بتانا تھا۔ گو ضمنی طور پر مسجد کی برکات کا بھی ذکر اس میں آگیا۔ مگر اصل مقصد اس الہام کے نازل ہونے سے یہ تھا۔ کہ چھوٹی مسجد کی الہام کے ذریعہ تاریخ بتائی جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ جس کے ساتھ میرا مکان ملحق ہے۔ الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی۔ تو مجھے الہام ہؤا۔ مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ (ازالہ اوہام جلد اول صفحہ ۱۸۶)

حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں "جب چھوٹی مسجد میں نے تعمیر کی۔ جو ہمارے گھر کے ساتھ ایک کوچہ پر ہے۔ تب مجھے خیال آیا۔ کہ اس کی کوئی تاریخ چاہئیے۔ تب خدا تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوا۔ مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ - یہ ایک پیشگوئی تھی۔ اور اسی سے مادہ تاریخ بنائے مسجد نکلتا ہے۔" (صفحہ ۲۲۹)

پس بے شک یہ الہام مسجد مبارک کے متعلق ہے۔ مگر اس مفہوم میں کہ اس الہام سے مادہ تاریخ بنائے مسجد نکلتا ہے۔ گو ضمنی رنگ میں مسجد مبارک کی برکات کا بھی اس میں ذکر ہے۔ مگر اصل مقصود تاریخ بتانا تھا۔ لیکن براہین احمدیہ کی اشاعت کے بیس برس کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منارۃ المسیح کے چندے کے لئے اشتہار شائع فرمایا۔ تو اللہ تعالےٰ نے آپ پر ایک اور انکشاف فرمایا۔ اور وہ یہ کہ قرآن کریم کی اس آیت میں کہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہٗ مسجد اقصےٰ کا ذکر ہے۔ اور چونکہ مسجد اقصےٰ کی شان میں بارکنا حولہٗ کے الفاظ قرآن کریم میں آچکے تھے۔ اور آپ پر خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ امر منکشف ہو چکا تھا جیسا کہ فرماتے ہیں "اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا" (صفحہ ۶)

اس لئے آپ نے جب دیکھا۔ کہ قرآن مجید مسجد اقصےٰ کو بارکنا حولہٗ کا مصداق قرار دے رہا ہے۔ تو براہین احمدیہ کے الہام مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ کو آپ نے اس پر بھی چسپاں فرما دیا۔ علاوہ ازیں ممکن ہے۔ کہ المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہٗ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام بھی ہو۔ چنانچہ "الحکم" میں لکھا ہے۔ ۲۷ راکتوبر ۱۹۰۲ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیر میں فرمایا۔

"ہماری اس مسجد کا نام بھی اللہ تعالےٰ نے مسجد اقصےٰ رکھا ہے۔ کیونکہ اقصیٰ یا باعتبار بعد زمانہ کے ہوتا ہے۔ اور یا بُعدِ مکان کے لحاظ سے اور اس الہام میں المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہٗ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاثیراتِ زمانی کو لیا ہے۔ اور اس کی تائید وآخرین منھم لما یلحقوا بھم سے بھی ہوتی ہے" ۱۰ر نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

مذکورۃ الصدر اقتباس سے گو یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہٗ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کیونکہ الفاظ واضح نہیں۔ لیکن اگر یہ آپ کا الہام ہو۔ تو بھی اور اگر نہ ہو تب بھی چونکہ قرآن کریم نے بارکنا حولہٗ کے الفاظ استعمال فرمائے تھے۔ اس لئے آپ نے مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ والا الہام مسجد اقصےٰ پر بھی انکشافِ الٰہی کے بعد چسپاں فرمایا۔

ایک الہام کو دو مسجدوں پر چسپاں کرنا

اور ایک الہام کو دو مسجدوں پر چسپاں کرنا ہرگز عجیب بات نہیں۔ کیونکہ مسجد مبارک کے متعلق یہ الہام ان معنوں میں ہے۔ کہ اس الہام سے اس مسجد کی تاریخ نکلتی اور اس کی برکات کا پتہ چلتا ہے۔ اور مسجد اقصےٰ کے متعلق یہ الہام بارکنا حولہٗ کی تائید و تصدیق اور اس کی برکات کا اظہار کرنے کے لئے ہے کیونکہ مسجد اقصےٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "قد ملأ من کل جنب برکۃً و نوراً کالبدر التام لیکمل بہٖ دائرۃ الدین" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹۷)

کہ اس مسجد اقصےٰ کا ہر ایک پہلو برکت اور نور سے پورے چاند کی طرح بھر گیا ہے۔ تاکہ اس کے وسیلہ سے دین کا دائرہ کامل ہو جائے۔ پس چونکہ یہ بڑی مسجد بارکنا حولہٗ کی مصداق اور اس بشارتِ عظمیٰ کا مورد تھی۔ کہ اس کا ہر ایک پہلو برکت اور نور سے پورے چاند کی طرح بھر گیا ہے۔ تاکہ اس کے وسیلہ سے دین کا دائرہ کامل ہو۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ سابقہ الہام جس میں برکت کا ذکر تھا۔ اس مسجد پر بھی چسپاں فرمایا۔ اور اس الہام کو اپنی طرف سے چسپاں نہیں کیا۔ بلکہ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے انکشاف ہونے کے بعد چسپاں کیا ہے۔ پس اس الہام کی وجہ سے چھوٹی مسجد کو مسجد اقصیٰ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ بلکہ یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ چونکہ دونوں مسجدیں برکات و انوار کی جلوہ گاہ ہیں۔ اس لئے دونوں پر آپ نے ایک ہی الہام چسپاں کر دیا۔

شاید کسی کے نزدیک یہ بات عجیب ہو۔ کہ ایک الہامِ الٰہی کو دو موقعوں پر کس طرح چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ مگر سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ رکھنے والوں کے نزدیک ہرگز یہ عجیب بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہامِ الٰہی عفت الدیار محلھا و مقامھا کو پہلے طاعون پر چسپاں کیا۔ پھر زلزلہ پر۔ دابۃ الارض کا مصداق آپ نے علماءِ سوء کو بھی قرار دیا ہے۔ اور طاعون کو بھی۔ بلکہ اشتہار چندہ منارۃ المسیح کی پیشانی پر آپ نے الہام "بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد" لکھکر اس کا اشارہ منارۃ المسیح کی طرف کیا۔ اور پھر اسی اشتہار میں تحریر فرمایا کہ "اسلامی حجت کی وہ بلند آواز جس کے نیچے تمام آوازیں دب جائیں۔ وہ ازل سے مسیح کے لئے خاص کی گئی ہے۔

اور قدیم سے مسیح موعود کا قدم اس بلند مینار پر قرار دیا گیا ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی عمارت اونچی نہیں۔ اسی کی طرف براہین احمدیہ کے اس الہام میں اشارہ ہے۔ جو کتاب مذکور کے صفحہ ۵۲۲ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد (تذکرہ)" پس ایک الہام کو دو جگہ چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ اور اس میں کوئی بھی قباحت نہیں۔ کیا آیت قرآنی ھوالذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین کله میں مسیح موعود کا ذکر نہیں۔ مگر کیا کوئی شخص اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر ہے۔

اصل حقیقت

حقیقت یہ ہے کہ چونکہ قرآن مجید نے مسجد اقصےٰ کی تعریف میں بارکنا حوله کہا۔ اور اللہ تعالےٰ نے براہین کے بیس برس کے بعد آپ پر یہ انکشاف فرمایا۔ کہ المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حوله کے الفاظ میں مسجد اقصےٰ کا ذکر ہے تو آپ نے جہاں مسجد اقصےٰ کے ہر پہلو کو برکت اور نور سے بدر کامل کی طرح بھرا ہوا قرار دیا۔ وہاں مبارک ومبارک وکل امر مبارک یجعل فیه والے الہام کو اس پر بھی چسپاں کر دیا۔ اور اس طرح دونوں مساجد کو برکات وانوار کا حامل قرار دے دیا۔

حضرت امیر المومنین کی شہادت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی جامع مسجد پر یہ الہام چسپاں کیا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اسی مسجد میں خطبہ پڑھتے ہوئے آپ نے فرمایا" اس مسجد کا نام خدا تعالیٰ نے مسجد اقصےٰ رکھا ہے۔ اور اس کے متعلق فرمایا ہے کہ مبارک ومبارک وکل امر مبارک یجعل فیه۔ یعنے جو کام یہاں کیا جائیگا۔ وہ بابرکت ہوگا۔" (الفضل ۹۷ جلد ۱۹) پس یہ الہام نہ صرف مسجد مبارک کے متعلق ہے۔ بلکہ جامع مسجد کے متعلق بھی ہے۔ اور جبکہ اسی مسجد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام وضاحتاً مسجد اقصےٰ قرار دے چکے ہیں۔ تو ہمیں

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

ہنگری میں دوبارہ اسلام کی آمد کا خیر مقدم

بوڈاپسٹ کے مشہور اخبار بودائے ناپلو میں احمدیت کا ذکر

بوڈاپسٹ یورپ میں اشاعت اسلام کا مرکز ہوگا

اخبار مذکور لکھتا ہے۔

ہنگری میں اسلام کا شاندار عروج بھی ہوا اور دردناک زوال بھی۔ مگر آقائے نامدار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل فرمایا تھا۔ کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا۔ تو وہ فارسی الاصل نبی اللہ (مسیح موعود علیہ السلام) اسلام اور ایمان کو دوبارہ دنیا میں لائیگا۔ آج وہ ہنگری جہاں سے مسلمانوں کو ملک بدر کر دیا گیا تھا۔ دوبارہ اسلام قبول کرنے کے لئے بے تاب ہے۔ ہنگری کے اصل باشندے شرقی النسل ہونے کی وجہ سے پہلے ہی مشرقی خوبیاں اپنے اندر رکھتے تھے۔ مگر عہد نامہ Trianon میں یورپ کی گوری قوموں نے اس بے دردی سے ہنگری کے ٹکڑے کئے۔ کہ اہل ہنگری نے انصاف کی دوہائی کو اپنی روزانہ دعاؤں میں شامل کر لیا۔ اور ہر روز عموماً اور تہوار کے دن معصوم بچوں کو پرانی یادگاروں پر کھڑا کر کے دعا کرائی جاتی ہے۔ کہ

Hiszek egy Istenben
Hiszek egy hazában
Hiszek egy isteni
örök igazságban

ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ ابدی صفات والا خدا ہماری دادرسی اور انصاف کرے گا۔ عیسائیت کے اس مظاہرہ Trianon کے بعد ہنگری گورنمنٹ نے اور لٹریری سوسائٹیوں نے پے در پے مشرق کی جانب مہمات روانہ کیں تاکہ توران۔ تبت۔ چین۔ ہندوستان۔ ایران وغیرہ ملکوں میں پتہ لگایا جائے۔ کہ ہنگری نسل کے آباؤ اجداد سے تعلق رکھنے والی اقوام کہاں کہاں پائی جاتی ہیں۔ اور کیا مذہب رکھتی ہیں۔ اور کیا وہ اپنے کھوئے ہوئے بھائیوں کو شرقی قوم تصور کر کے ایشیائی برادری میں شامل کرنے کو تیار رہیں۔ یہ مہمات ہنگری کے لئے معلومات بہم پہنچانے کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ ہنگری کے ان مجاہدین میں سے Count Secheny, Kossuth Lajos, Csoma Sandor, Dr. Barklay, Prof: Dr. Haji Abdul Karim Germanus, اور Prof: Barathosi کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

لطف کی بات یہ ہے یہ سب مہمات شرقی تمدن اور اسلام قبول کرنے کو ترجیح دیتی رہیں۔ بلکہ ان مہمات کے مجاہدین نے یا تو اسلام قبول کر لیا۔ یا واپس آ کر قوم کو یہ رائے دی۔ کہ ملک کی نجات اسلام ہی سے وابستہ ہے۔ چنانچہ Dr. Germanus نے دہلی میں اسلام قبول کیا۔ اور Prof: Barathosi نے اسلامی اثر قبول کر کے ایک کتاب Turanis History لکھی۔ جس کے ۱۲۸ صفحہ پر انہوں نے لکھا ہے۔ کہ یورپ میں اسلام پر سخت ظلم ہو رہا ہے۔ اور پادریوں نے جھوٹے قصے تراش کر لوگوں کو اسلام سے متنفر کر دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام صلح پسند عقلی عملی اور قدرتی مذہب ہے جو ان تمام عیبوں سے بری ہے۔ جو اس کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔

چونکہ عیسائی پادریوں کا ہنگری میں زور ہے اس لئے ہنگری کے بعض قبیلوں نے یہ خیال کر کے کہ اسلام قبول کرنے میں سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اپنے آباؤ اجداد کا پرانا Hungarian Religion قائم کرنا چاہا۔ مگر گورنمنٹ نے اجازت نہ دی۔ چنانچہ شرقی خیالات کے لوگوں نے ایک Turan Union قائم کی جس کے ممبر مغرب کی گوری قوموں سے اپنے آپ کو علیحدہ سمجھتے ہیں۔ اور تمام ہنگری نسل کے معزز حضرات اس یونین کے ممبر ہیں۔ اور یہ سب اسلام سے ہمدردی رکھتے ہیں۔

ترکوں کی یادگاروں کے حامی اور اسلامی روایات کے قدردان حضرات نے ایک ترک اولیاء اللہ گل بابا صاحب کی یاد میں Gul Baba Committee قائم کی۔ اس کے کارکن ممبر وزراء حکومت وممبر پارلیمنٹ بھی ہیں۔ جن میں سے سرگرم کارکن خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہز ایکسی لینسی Simony Szemadan سابق وزیر اعظم اور Baron Perenyi Zsigmund وزیر داخلہ اور محافظ تاج اور Dr. Barcy سابق لارڈ میئر ووزیر انصاف اور Colonel Petrichvich ان کے علاوہ Prof: Dr. Germanus اور Dr. Medricky بھی ممبر ہیں۔ کمیٹی ہذا اس کوشش میں ہے۔ کہ گورنمنٹ سے جگہ حاصل کر کے مسلمانوں کے لئے ایک مسجد اور جامعہ بنوایا جائے۔

گویا کہ ہنگری کا ہر فرد اسلام کی طرف رجوع رکھتا ہے۔ اور ہنگری کی موجودہ حالت اسلامی تمدن اور عقائد کو ہاتھ پھیلا کر دعوت دے رہی ہے۔ اس وقت ہنگری کے مشہور اور قدیمی اخبار کا پرچہ مورخہ ۱۵ اگست ہمارے سامنے ہے۔ یہ اخبار Budai Naplo اس پرچہ کے ایک مضمون میں علی الاعلان کہتا ہے۔ کہ احمدیت کی اشاعت کے لئے ہمارے کالم حاضر ہیں۔ کیونکہ اسلام کی خدمت ہمارے اپنے ملک کی خدمت ہے اور بوڈاپسٹ کا مغرب میں اشاعت اسلام کا مرکز ہونا ہمارے لئے باعث فخر وعزت ہے۔ ہم Virag Bela مرحوم کے جانشینوں mr. Olty اور mr. Hippay مالک وایڈیٹر بودا ناپلو

کے دلیرانہ اقدام پر مبارکباد دیتے ہوئے شکریہ کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کی بیش از بیش خدمات کی توفیق دے اور یورپ میں اشاعت احمدیت میں خارق عادات کامیابی عطا کرے آمین۔

اخبار Budai Nahl کے اس قابل شکریہ مضمون اور قابل قدر قربانی کے اعلان کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"بوڈاپسٹ یورپ میں اشاعت" اسلام کا مرکز ہے۔

ان دنوں بوڈاپسٹ کے لوگ قلعہ بُودا کو ترکوں سے آزاد کرانے کی دو سو پچاسویں سالگرہ منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ مگر یہ جشن ایک جائز قومی خوشی کی یاد میں ہے جو کہ اہل ہنگری کے نزدیک اپنے سابقہ دشمنوں سے بغیر کسی رنج یا نفرت کی آلائش کے ہے۔ گذشتہ اڑھائی سو سال کے واقعات کو موجودہ نسلیں اپنے اسلاف واجداد کے نظریہ سے بالکل نرالے طریق سے دیکھتی ہیں۔ آج ترک "Pagan" یا بت پرست نہیں کہے جا سکتے بلکہ وہ ایک شاندار تاریخی قوم ہے جس کے ساتھ ہماری روح اور نسل کا دوسری مطلبی "دوست" اقوام کی نسبت کہیں زیادہ گہرا تعلق ہے۔

ہنگری کے مدبرین نے مذہب اسلام کی شاندار تاریخ اور روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام کو ہنگری میں "منظور شدہ" مذاہب میں برابر کا درجہ دیا اور اخبار Budai Nahl چونکہ مسلمانوں کا یقینی دوست ہے اور اسلام و ترکوں سے برادرانہ تعلقات پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ اپنے کالم وقف کرتا رہا۔ اس لئے آج بھی ہم اپنے اخبار کے کالم ہنگری کے مسلمانوں اور تمام اسلام کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور ہم اپنے محبت بھرے سینہ آتشی ہنگرین دل میں کامل یقین رکھتے ہیں کہ اسی طرح اسلام کی خدمت ہمارے اپنے ملک ہی کی خدمت ہے۔

تمام اسلامی دنیا نے ہماری اس پیشکش کو ہمیشہ کمال شکریہ سے قبول کیا ہے۔ چنانچہ اسلامی دنیا کے مذہبی اور سیاسی رہنماؤں کے اس شکریہ کی سندیں اور خطوط اس امر کے گواہ ہیں۔

ناظرین Budai Nahl و دیگر ہمارے حلقوں کے لئے یہ امر یقینی خوشی اور دلچسپی کا باعث ہوگا کہ اسلام کے فدائیوں کا ایک جوشیلا اور جرأت کیمپ بوڈاپسٹ کو حقیقی اسلام کا مرکز بنانا چاہتا ہے۔

کئی ماہ سے حاجی احمد ایاز خان صاحب اس مقصد کو پورا کرنے میں مصروف ہیں وہ ہمارے پاس دور دراز ہندوستان سے آئے ہیں۔ ان کے آنے سے پہلے Gul Baba Committee کے عہدہ داران یعنی Baron Perenyi Zsigmund اور Dr. Balogh Istvan نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کو جو کہ اسلام کی نئی جماعت کے پیشوا ہیں کی خدمت میں قادیان خط لکھا تھا۔ جس میں Gul Baba Committee کی طرف سے ہنگری کے مسلمانوں کی آرزوئیں کی طرف آنحضور کو توجہ دلائی۔ اس خط کے جواب میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے حاجی احمد ایاز خان صاحب ایسی قابل شخصیت کو روانہ فرمایا۔ اس نوجوان نے ہمارے ملک کو اپنے دل میں خاص جگہ دی اور ہماری زبان سیکھی اور اسلامی اخباروں میں ہمارے مظلوم ملک کے حق میں انصاف اور ہمدردی کے مضامین اور رپورٹیں شائع کرائیں۔ انہوں نے باشندگان ہنگری کی روح میں وہ بھائی پالیا جو جذبات اور محبت کا خواہاں اور احساسات اور الفت سے بھرپور تھا۔

ہم ان کے مذہبی ارادوں کی مہم کی نسبت کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ یہ امر دینیات سے تعلق رکھتا ہے۔ ہمارے لئے تو صرف یہ خیال ہی موجب عزت اور باعث صد فخر ہے کہ اسلام کی وہ جماعت جس نے اپنے مذہب کی اشاعت کے آئندہ باب میں ہمارے لئے بہت بڑا ذخیرہ شرکت کے لئے رکھا ہوا ہے وہ بوڈاپسٹ کو احمدیت کا مرکز بنانا چاہتی ہے۔

اس عزت میں وہ تمام اہالیان ہنگری حصہ دار ہیں۔ جو مذہبی رواداری کی وجہ سے مشہور ہیں۔ مگر ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ اس مبارک کام میں اخبار Budai Nahlo کا بھی حصہ ہے کیونکہ یہ سب سے پہلا اخبار ہے جس نے ملک کے سامنے اس بات کو پیش کر کے متواتر زور دیا کہ ہنگری کے تعلقات صحیح طور پر مسلمانوں سے ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ مشرقی النسل ہونے کے علاوہ روحانی طور پر بھی مساوات۔ یک جہتی اور برادرانہ صفات سے منور ہیں۔

یہ کامیابی ہماری حوصلہ افزائی کا موجب ہوگی۔ اور وہ راستہ جس پر چل کر ہم نے اپنے مسلمان بھائیوں کو ملنے کی ٹھانی تھی۔ اس کو طے کرنے کے لئے یہ امر موجب تسلی ہے کہ اب مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہمارے برادرانہ محبت کے رشتے اور بھی مضبوط ہو جائیں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور

احمدی خواتین کیطرف سے اپنی جان و مال اور اولاد قربان کرنیکی پیشکش

مرکزی لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ ۲۴ ستمبر ۳۶ء زیر صدارت محترمہ مریم بیگم صاحبہ بیوہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ حکیم محمد الدین صاحب مرحوم نے کی۔ درثمین سے نظم صغریٰ بیگم نے پڑھی۔ بعدہٗ عزیزہ سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ نے اپنا مضمون بعنوان تعلیم یافتہ عورت بہ نسبت غیر تعلیم یافتہ عورت کے اپنے گھر کا کام اچھی طرح سنبھال سکتی ہے۔ سنایا۔ پھر حمیدہ بیگم کا مضمون جو سادہ زندگی اور سادہ لباس کے موضوع پر تھا۔ جنت بیگم نے پڑھ کر سنایا۔ خدیجہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب نے خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پڑھا۔ پھر مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے خاوند کی اطاعت اور فرائض کی ادائیگی کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) احمدی مستورات کا یہ کثیر اجتماع اس ناہنجار انسان کو سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے جس نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے موٹر پر پتھر پھینکا اس روح فرسا واقعہ نے ہمارے دلوں کو سخت مجروح کیا ہے۔

۲۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے موٹر پر کسی بدباطن کا حملہ کرنا کوئی اتفاقی بات نہیں۔ بلکہ دیرینہ سازش کے نتیجہ میں عمداً کیا گیا ہے۔ ہم اس سے پیشتر احرار کے مظالم کے متعلق ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ کو توجہ دلاتی رہی ہیں۔ مگر اب چونکہ ہماری نیشنل لیگ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حکومت سے کوئی توقع نہ رکھی جائے۔ اس لئے ہم بھی اسے نظر انداز کرتی ہوئی احکم الحاکمین کے حضور اپنا دکھڑا پیش کرتی ہیں۔ (۳) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالی میں درخواست پیش کی جاتی ہے کہ ہم پردہ نشین مستورات اگرچہ حضور کی حفاظت کے لئے کوئی انتظام خاطر خواہ نہیں کر سکتیں۔ تاہم اپنی جان و مال و عزت اور اولاد سب حضور پر قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ (۴) ان قراردادوں کی نقول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جائے اور پریس کو بھیجی جائے۔

شکریہ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(نامہ نگار)

یوم التبلیغ اس سال یکم نومبر بروز اتوار مقرر کیا جاتا ہے

سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی یوم التبلیغ کے لئے یکم نومبر ۱۹۳۶ء بروز اتوار مقرر کیا جاتا ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہو گا۔ کہ سارا دن ان لوگوں کو جو احمدیت میں ابھی تک داخل نہیں ہوئے۔ نرمی اور محبت سے پیغام حق پہونچائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر جس جگہ ہو سکے جلسے کئے جائیں۔ ذی اثر احباب ان جلسوں میں اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو شریک کریں۔ اور ان پر صداقت کا اظہار کریں ؏

یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے کہ پیغام حق پہونچانے والے احباب نہایت مستحسن طریق سے صداقت کا اظہار کریں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی لیکچرار کسی کی انگیخت یا اشتعال انگیزی پر خود بھی مشتعل ہو کر کوئی ایسی ناواجب حرکت کر بیٹھے۔ جس سے بجائے ثواب حاصل کرنے کے گناہ کا مرتکب ہو جائے۔ اور متلاشیان حق کے لئے ٹھوکر کا باعث بنے پس جس جگہ جلسے کئے جا سکیں وہاں جلسے کئے جائیں۔ ٹریکٹ اشتہارات اور کتب کی تقسیم سے بھی پیغام حق پہونچایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر کسی جگہ جلسے کا انتظام نہ ہو سکے۔ تو وہاں کے احمدی انفرادی طور سے صداقت احمدیت کو بیان کریں۔ اور جو احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے خیالات سے متفق ہوتے ہوئے نظر آئیں۔ انہیں ابھی سے جلسہ سالانہ پر لانے کے لئے تیار کریں ؏

ہم یہ امر اپنے ذہن میں لانے سے قاصر ہوں۔ کہ ہماری جماعت کا کوئی بالغ فرد صداقت احمدیت کے لئے اپنے پاس دلائل نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اس کے بغیر احمدی جماعت میں شامل ہونا یا رہنا بے معنی نظر آتا ہے۔ پس ضرور ہے کہ ہر احمدی بالغ فرد کے پاس صداقت احمدیت کے لئے دلائل موجود ہوں۔ تاہم اگر خدانخواستہ ہماری جماعت میں کوئی ایسے افراد موجود ہوں۔ جو ابھی تک دلائل کے سیکھنے کے محتاج ہوں۔ یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض افراد اپنے مافی الضمیر کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ تو ایسے احباب کی سہولت کے لئے مہتمم صاحب نشر و اشاعت کی طرف سے ایک تبلیغی ٹریکٹ شائع ہو گا۔ احباب اسے بذریعہ ڈاک منگا سکتے ہیں۔ دس دس۔ بیس بیس ٹریکٹ تو بلا قیمت بھجوائے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر احباب کو اس کی کثرت سے اشاعت مطلوب ہو تو پھر ۱۰ آنے فی سینکڑہ کے حساب سے احباب کی خدمت میں بھیج دیئے جائیں گے۔ لیکن ایسے احباب کی اطلاعات بہت جلد نظارت ہذا کو موصول ہو جانی نہایت ضروری ہیں۔ تاکہ اندازہ کے مطابق ٹریکٹ شائع کیا جا سکے ؏ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملتان کینال ڈویژن کی نہروں کی کامیابی کا راز

متواتر کئی سال سے مذکورہ بالا ڈویژن کے نالہ جات فیل ہونے چلے آ رہے تھے۔ اور زمینداروں کا لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوتا تھا۔ کیونکہ ان کی فصلیں تباہ اور برباد ہو جاتی تھیں جس سے محکمہ نہر اس قدر بدنام ہو چکا تھا۔ کہ کوئی آفیسر وہاں جانا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن امسال مولوی نور محمد صاحب احمدی اوورسیر نہر اور جناب شیخ فضل الرحمن صاحب شریف اسسٹنٹ انجینئر کی مذکورہ بالا ڈویژن میں تعیناتی ہوئی۔ اور اس وقت تک نالہ جات جاری ہیں۔ حالانکہ پیشتر ازیں عموماً اگست میں خشک ہو جایا کرتے تھے۔ فصل خریف پختہ ہو چکی ہے۔ اور فصل ربیع کی تیاری مکمل ہو چکی ہے۔ زمینداران ڈویژن مذکور اس قدر خوش ہیں۔ کہ سنا ہے۔ کہ بیشمار خطوط مبارکبادی کے افسران بالا محکمہ نہر کو روانہ کئے ہیں۔ اور گذشتہ کینال ایڈوائزری کمیٹی میں ڈپٹی کمشنر ملتان نے زمینداروں کی طرف سے کینال آفیسرز کو مبارکباد کا ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ ہم اس کامیابی پر مذکورہ بالا اصحاب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ ان افسروں کی محنت کی قدر کر کے حوصلہ افزائی کرے ؏ (نامہ نگار)

جماعت احمدیہ کے خلاف جلسہ میں تقریریں

بدزبانی کرنیوالوں کو کس نے بلایا

چمبہ میں ۱۶ تا ۱۸ ستمبر کو یہاں کی نام نہاد انجمن اسلامیہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی غرض محض احمدیت کے خلاف بدزبانی کرنا اور جذبات نفرت کو بھڑکانا تھا۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حبیب اللہ سابق کلرک امرتسری اور اس کے ساتھ دو اور ملاں نے یہاں پر آئے۔ اور تین دن احمدیت کے خلاف تقریریں کرتے رہے۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر طرح طرح کے بہتان اور الزامات تراشے گئے۔ اور حضور علیہ السلام کی کتب سے ادھورے اور تحریف و تبدیل کر کے حوالجات پیش کئے گئے۔ اس موقعہ پر ۱۷ ستمبر کو ہمارے مبلغ ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے ایک اشتہار لکھا جس میں تحریر کیا۔ کہ انجمن اسلامیہ کا جو جلسہ ہو رہا ہے۔ اس میں سوائے احمدیت کی مخالفت کے اور کچھ نہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اسلام کے فضائل۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت۔ اور قرآن مجید کے کامل ہونے پر کوئی تقریر ہوتی جس سے مسلمانوں کو فائدہ پہونچتا۔ اور اگر جماعت احمدیہ کے خلاف ہی تقاریر کرنی ہیں۔ تو مناظرہ کیا جاتا۔ مگر اس کا کوئی جواب نہ دیا گیا۔ اور احمدیت کے خلاف جذبات نفرت پھیلا کر تیسرے دن یہ ملاں ڈلہوزی کو روانہ ہوئے۔ اس موقعہ پر ہم نے یہ بھی کوشش کی۔ کہ چند اشتہار لکھ کر تمام شہر میں لگائے جائیں۔ مگر ریاست کی طرف سے جہاں یہ پابندی ہے۔ کہ کسی عام جگہ میں کوئی جلسہ نہیں ہو سکتا۔ وہاں اشتہار بھی نہیں لگائے جا سکتے۔

اس موقعہ پر ایک قابل حل معمہ یہ ہے کہ یہ لوگ یہاں کس طرح آئے۔ کیونکہ جب یہاں کے کرتا دھرتا ممبروں سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں لوگ اچانک آ گئے ہیں۔ ہمیں تو کوئی علم ہی نہ تھا۔ دوسری طرف اگر چندہ کو دیکھا جائے۔ تو اس سے بھی یہی قیاس ہوتا ہے۔ کہ اتنی رقم پر یہ مولوی کبھی نہیں آ سکتے۔ اس دفعہ آنے والے چار آدمی تھے۔ اور چندہ تقریباً ۱۵ روپے ہوا۔ اس میں بھی ۵ یا ۶ روپے باہر کے ایک آدمی نے دیئے۔ گویا مقامی آدمیوں کا چندہ صرف دس روپیہ ہی تھا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ دراصل ان لوگوں کو مدعو کرنے والی کوئی اور طاقت ہے ؏ (نامہ نگار)

قابل توجہ موصی بقایا داران

تمام بقایا ۳۰ ستمبر ۱۹۳۶ء تک بھیجدیں

بذریعہ اعلان ہذا بقایا داران موصی حصہ آمد کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۶ء تک سابقہ کل بقایا ضرور بھیجدیں۔ آخر اکتوبر کو بقایا داران کے متعلق کانفرنس ہو گی۔ اس میں بقایا داران کی فہرست پیش ہو گی۔ بدیں وجہ ۳۰ ستمبر کو حساب بند کر کے بقایا نکالا جائے گا۔ جو رقمیں ۳۰ ستمبر کو دفتر محاسب میں پہونچ جائے گی۔ وہ سابقہ بقایا میں شمار کی جائیں گی۔ لیکن جو رقوم یکم اکتوبر یا اس کے بعد دفتر محاسب میں پہونچیں گی۔ وہ سابقہ بقایا میں شمار نہیں ہوں گی۔ اس اعلان کو پڑھ کر تمام عہدیداران انجمن ہائے احمدیہ عموماً اور سکرٹری صاحبان وصایا خصوصاً خاص طور پر توجہ فرما کر ہر موصی تک اس آواز کو پہنچا دیں ؏

سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

خریدارانِ الفضل جن کو وی پی ہونگے

۶ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائینگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ ستمبر ۳۶ء لغایت ۲۰ر اکتوبر ۳۶ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۶ر اکتوبر کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔ جو دوست رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہتے ہوں۔ یا کوئی معذوری رکھتے ہوں۔ ان کی طرف سے زیادہ سے زیادہ ۵ر اکتوبر تک دفتر میں اطلاع آجانی چاہیئے۔ اس کے بعد موصول ہونے والی اطلاعات کی تعمیل نہ ہوسکے گی۔ اور وی پی واپس کرنے والوں کا پرچہ دفتری قواعد کے مطابق تا وصولی قیمت بند کردیا جائے گا۔

(مینیجر)

نمبر خریداری	نام
۳۰۰۳	مولوی کرم داد خان صاحب
۲۹۱	ملک سردار خان صاحب
۱۲۰۵	ڈاکٹر گوہر دین صاحب
۱۰۵۳	حاجی ایم نظیر صاحب
۱۶۲۶	عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۴	چوہدری نظام الدین صاحب
۶۷۴۴	ملک غلام رسول صاحب
۷۵۶۲	ماسٹر محمد شفیع صاحب
۹۰۳۸	ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب
۸۸۸۶	جناب فقیر محمد صاحب
۸۷۳۴	شیخ قدرت اللہ صاحب
۱۴۱۲	منشی طفیل احمد صاحب
۲۰۰۳	نصیر الدین صاحب
۵۳۰۴	حکیم ابو طاہر محمود صاحب
۵۳۰۴	خدا بخش صاحب
۵۲۷۷	امجد حسین صاحب
۵۳۰۴	غلام مرتضیٰ صاحب
۷۰۷۸	عبد السلام صاحب
۷۷۲۵	ملک نادر خان صاحب
۱	غلام حسین صاحب
۵۸۵۹	شیخ غلام علی صاحب
۱۹۲۱	صاحب علی صاحب
۹۹۳۳	صوفی فضل الٰہی صاحب
۹۱۹	ملک رسول بخش صاحب
۹۶۸	راجہ عبد الرحمٰن صاحب
۹۰۴۸	غلام محی الدین صاحب
۹۴۸۶	محمد حسین صاحب
۹۵۵۷	ملک غلام مہدی خان صاحب
۹۸۰۷	منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۹۹۴۱	غلام قادر صاحب
۱۰۰۱۲	ڈاکٹر علی گوہر صاحب
۱۰۰۶۰	محبوب الرحمٰن صاحب
۱۰۲۶۰	ڈاکٹر نذیر احمد صاحب
۱۰۴۶۹	محمد بخش صاحب
۱۰۴۹۳	نواب عبد اللہ خان صاحب
۱۰۴۹۵	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۰۵۸۴	احمد مختار صاحب
۱۰۶۳۹	ایس ایم حبیب صاحب
۱۰۶۸۳	صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
۱۰۹۵۹	محمد نواز خان صاحب
۱۰۹۶۱	نذیر برادرس
۱۰۹۷۹	محمد سلیمان صاحب
۱۱۳۳۰	بابو عبد الکریم صاحب
۱۱۳۸۶	امیرز احمدی اینڈ
۱۱۳۹۰	محمد رفیع خان صاحب
۱۱۴۰۶	آئی اے انصاری
۱۱۴۱۲	بابو نور احمد صاحب
۱۱۴۲۷	خان بہادر سعد اللہ خان صاحب
۱۱۵۷۱	رحمت اللہ صاحب
۱۱۶۷۲	سید امام رسول صاحب
۱۱۷۷۸	میاں دوست محمد صاحب
۱۱۷۸۹	عبد الرحیم صاحب
۱۱۷۹۱	مرزا عزیز احمد صاحب
۱۱۷۹۳	احمد خان صاحب
۱۱۷۹۴	ڈاکٹر عزیز دین صاحب
۱۱۸۰۰	عمر دین صاحب
۱۱۹۱۶	احمد خان صاحب
۱۰۹۵۸	شیخ عبید اللہ صاحب
۹۲۸۸	محمد مسعود صاحب
۱۲۰۳۰	محمد یوسف محمد ابراہیم صاحب
۷۹۴۲	شیخ عابد علی صاحب
۱۰۴۶۲	محمد اسمٰعیل صاحب
۷۹۴۴	محمد زمان خان صاحب
۱۲۰۴۱	عطاء اللہ صاحب
۱۲۰۴۰	عبد الغنی صاحب
۱۰۱۸۱	حکیم محمد رشید صاحب
۱۰۶۴۴	قاضی ظہور اللہ صاحب
۱۱۶۹۶	دفتر احمد صاحب مہری مسجد
۲۵۳۴	محمد اشفاق صاحب
۸۵۳۴	نصر اللہ خان صاحب
۱۱۷۱۸	محمد اسمٰعیل صاحب
۳۴۳۰	عبد العزیز صاحب
۲۱۳	محمد عثمان صاحب
۸۷۹۹	عبد الصمد صاحب
۱۱۲۱۶	اللہ بندہ صاحب
۸۴۵۸	مقصود علی صاحب
۷۷۰۷	امیرز احمد زمان صاحب
۱۰۶۰۴	غلام مصطفیٰ صاحب
۱۱۳۲۷	محمد اشرف صاحب
۱۲۲۲۵	مستری محمد یاسین صاحب
۸۰۷۳	ناصر دین صاحب
۹۹۸۴	مرزا غلام سرور صاحب
۱۱۳۴۹	عطاء الرحمٰن صاحب
۱۱۷۱۷	محمود حسن صاحب
۹۴۸۵	عنایت اللہ صاحب
۱۱۳۵۶	برکت علی صاحب
۱۰۵۰۶	محمد رشید خان صاحب
۱۱۹۰۴	محمد عبد اللہ صاحب
۱۱۳۷۳	حامد علی صاحب
۱۰۲۸۹	غلام مولا خادم صاحب
۱۲۲۲۷	عبد الرحمٰن صاحب
۱۲۲۳۲	جمعدار مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۳۷	مستری غلام محمد صاحب
۷۱۵۴	خلیفہ عبد الرحیم صاحب
۷۱۸۸	عبد العزیز صاحب
۷۲۲۲	سید موسیٰ رضا صاحب
۷۲۱۴	عبد السمیع صاحب
۷۴۱۱	شیخ علی گوہر صاحب
۷۵۲۷	چوہدری عنایت اللہ صاحب
۳۴۴	مرزا برکت علی صاحب
۴۲۹	حکیم محمد قاسم صاحب
۸۲۰	محمد ایوب خان صاحب
۸۷۰	نیاز محمد صاحب
۹۳۰	مولوی غلام رسول صاحب
۱۰۷۴	منشی سلطان محمد صاحب
۱۱۵۲	عبد الغفور صاحب
۱۴۱۲	منشی طفیل محمد صاحب
۱۷۹۲	منشی کریم اللہ صاحب
۲۳۷۶	محمد عبد الرشید خان صاحب
۲۵۸۲	چوہدری نعمت خان صاحب
۲۷۱۷	مولوی غلام نبی صاحب
۳۳۹۹	فضل الٰہی صاحب
۳۴۱۶	مولوی مبارک علی صاحب
۳۴۳۰	منشی عبد العزیز صاحب
۳۳۶۱	منشی جھنڈے خان صاحب
۳۶۵۳	محمد علی صاحب
۳۸۴۴	منشی الطاف حسین صاحب
۴۳۳۴	سومبر خان صاحب
۴۴۳۳	منشی کریم بخش صاحب
۴۸۰۰	ڈاکٹر عبد الصمد صاحب
۵۱۹۱	منشی محمد خان صاحب
۵۴۶۸	ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۶۸۲	عبد الشکور صاحب
۶۰۴۱	اہلیہ حکیم عبد الغفور صاحب
۶۲۱۱	عبد القیوم صاحب
۶۳۰۱	شیخ حمید احمد صاحب
۶۷۰۰	شمس الدین صاحب
۶۷۸۶	عبد الرحیم صاحب
۶۹۲۴	دوست محمد صاحب
۷۱۲۱	محمد حسین خان صاحب
۱۲۰۱۱	اللہ بخش صاحب
۲۶۵	ایم احتیاج علی صاحب
۱۲۲۲۸	مستری فیض اللہ صاحب
۹۸۰۴	سید رسول شاہ صاحب
۱۱۸۸۷	محمد عمر صاحب
۱۲۱۱۷	عزیز محمد صاحب
۱۱۵۹۱	محمد غیاث صاحب
۱۱۵۶۵	عبد الرحمٰن صاحب
۷۵۴۶	منشی محمد یعقوب صاحب
۷۵۵۲	محمد حنیف صاحب
۷۵۵۸	حسن محمد صاحب
۷۵۶۲	ماسٹر محمد شفیع صاحب
۷۸۴۰	پیر عبد العلی صاحب
۷۹۲۳	بدیع الزمان صاحب
۷۹۴۶	محمد اکرم صاحب
۷۹۷۵	مولوی محمد عبد اللہ صاحب
۸۰۳۶	نصیر احمد صاحب
۸۳۱۹	محمد شفیع صاحب
۸۳۶۵	محمد عزیز صاحب
۸۳۹۰	ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب
۸۴۱۲	شیخ رحیم بخش صاحب
۱۰۰۹۷	مہر محمد زمان صاحب
۱۰۵۷۴	مولوی محمد غنی خان صاحب
۸۵۳۳	نصر اللہ خان صاحب
۸۶۶۱	راجہ غلام محمد صاحب
۸۶۷۴	سید محمود شاہ صاحب
۸۸۶۱	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۸۷۰	محمد عبد اللہ صاحب
۹۱۸۰	عبد الغنی صاحب سکرٹری
۱۱۷۱۷	محمود الحسن صاحب
۹۳۶۹	نذیر محمد خان صاحب
۱۲۲۶۰	محمد ابراہیم صاحب
۱۲۱۵۴	محمد حسین صاحب
۱۱۴۰۵	محمد یوسف صاحب
۹۲۲۳	فتح محمد صاحب
۹۲۲۶	حاجی محمد صاحب

۱۲۸۹ ۱۱ حکیم سیٹھ محمد صاحب ۴۰۳۰ فیض اللہ صاحب ۱۶۸۸ سید ظفر علی محمد صاحب۔

بعدالت عالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ نمبر ۷۹، ۱۹۳۶ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۱۹۱۳ء اور دی لیٹ انڈیا کمرشل بنک لمیٹڈ امرتسر

درخواست زیر دفعہ ۲۲۱ ایکٹ کمپنی ہائے ہند بریں استدعا کہ ہائی کورٹ لاہور کی نگرانی کے ماتحت بنک مذکور کے موقوفی کاروبار کا کام جاری رکھا جائے۔ بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر دینا ناتھ بھسین ایڈووکیٹ نے کمپنی مذکور کے بعض قرضخواہوں کی جانب سے ایک درخواست کمپنی مذکور کے موقوفی کاروبار کے کام کو ہائی کورٹ کی زیر نگرانی جاری رکھنے کے لئے بتاریخ ۸ جولائی ۱۹۳۶ء عدالت ہذا میں گذرانی ہے۔ از انجا کہ یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۱۶ نومبر ۱۹۳۶ء کو پیش ہو۔ اس لئے بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ جو قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۱۹۱۳ء کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز یا پلیڈر پیش ہو۔

نیز یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست پیشکردہ عدالت ہذا کی نقل لینا چاہے۔ تو نقل عدالت ہذا میں درخواست دینے پر اس کی مقررہ فیس ادا کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آج بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہذا کے جاری کیا گیا۔

دستخط کے۔ سی دیپ ڈپٹی رجسٹرار (مہر عدالت)

محافظ جنین — رجسٹرڈ

اسقاط حمل — حب اٹھرا — مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے پیچش، سوکڑا یا مونہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اسکے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر ۱۲ﷲ علاوہ محصولڈاک

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

دمہ کا صرف ایک ہی علاج ہے

اللہ وہ اتنا کامیاب ہے۔ کہ آجتک اسکی شکائت سننے میں نہیں آئی۔ یہ ضرور ہے۔ کہ دمہ کا مرض بہت مشکل سے جاتا ہے۔ لیکن اس مرض کو لاعلاج قرار دینے میں بعض اطباء نے غیر ذمہ داری سے کام لیا ہے۔ ہندوستان میں جو لوگ دمہ کے مریض ہیں۔ وہ صرف ایک شیشی دوا دمین استعمال کر کے دیکھ لیں۔ انہیں خود معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ دوا دمہ کے مرض کو کیسی آسانی کے ساتھ دور کر دیتی ہے۔ اس دوا سے بڑے بڑے پرانے مریضوں کو صحت حاصل ہوگئی۔ جو لوگ دمہ سے عاجز آ گئے تھے۔ اور جو دمہ کے دوروں پر مر جانا بہتر سمجھتے تھے۔ ان کو اس معمولی سی دوا سے ایسا آرام ہوا کہ آج وہ سینکڑوں کی تعداد میں تمام ہندوستان میں اس دوا کے مجسم اشتہار بن گئے۔ اور جہاں بیٹھتے ہیں۔ دوا دمین کی تعریف کرتے ہیں۔ جس مریض کو دمہ کی تکلیف ہو۔ اسے فوراً دوا دمین استعمال کرنی چاہیئے۔ دمہ کا مرض بالکل جاتا رہے گا۔ اور پھر کبھی سانس کا دورہ نہ پڑے گا۔ **منیجر یونائیٹڈ میڈیکل سروس دریا گنج دہلی** کو خط لکھ کر دمین کی ایک شیشی دو روپیہ بارہ آنہ میں منگائی جا سکتی ہے۔

ایک شیشی پر پانچ آنے اور دو اور تین شیشیوں پر بھی پانچ آنے ہی محصولڈاک خرچ ہوگا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پٹنہ ۲۴ ستمبر۔ بختیارپور سے دس میل کے فاصلے پر ایک گاؤں میں سیلاب کے پانی کے اخراج کی بنا پر ہندو مسلم فساد ہو گیا جس میں بندوقوں اور اینٹوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پانچ ہندو اور چار مسلمان مجروح ہوئے۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کی ایک عبادت گاہ کو نذر آتش کر دیا۔

مہرپور (نادیا) ۲۴ ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دریائے بھیراب میں پھر زبردست طغیانی آگئی ہے۔ جس کی وجہ سے ضلع نادیا کے اہم تجارتی مرکز کھل کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ متعدد مکانات مسمار ہو گئے ہیں۔

ماسکو ۲۴ ستمبر۔ سرخ فوج کے دو سپاہیوں نے بحیرہ اسود میں مسلسل ۰۷ء۴ میل تک شناوری کر کے عالمگیر ریکارڈ قائم کیا ہے۔ یہ دونوں سپاہی ۴۸ گھنٹے ۳ منٹ تک پانی میں رہے۔ آخر کار طوفان کی وجہ سے انہیں پانی سے باہر نکلنا پڑا۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حکومت مصر نے فیصلہ کیا ہے کہ غیر شادی شدہ نوجوانوں پر ایک ٹیکس لگایا جائے۔ یہ اقدام اس لئے کیا جا رہا ہے۔ تاکہ مصر کی آبادی میں اضافہ ہو۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اگر مسٹر بالڈون کی صحت بدستور خراب رہی۔ تو وہ مستعفی ہونے پر مجبور ہو جائیں گے۔ عوام الناس کا اندازہ ہے کہ وہ ملک معظم کی رسم تاجپوشی کے بعد مستعفی ہونگے اور مسٹر نیویل چیمبرلین ان کی جگہ وزیر اعظم مقرر ہونگے۔ سر سیموئل ہور کو وزیر مالیات مقرر کیا جائے گا۔ اور مسٹر چرچل کو سر سیموئل ہور کی جگہ وزیر بحر بنا دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۴ ستمبر اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" لکھتا ہے کہ ہسپانوی مراکش کے عربوں نے جرنیل فرانکو باغی لیڈر کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ کر دیا ہے۔ چنانچہ خود جرنل فرانکو کو عرب لیڈروں کی سرکوبی کے لئے مراکش واپس آنا پڑا۔ عرب لیڈروں کے ایک وفد نے سلطان مراکش کی خدمت میں حاضر ہو کر ہسپانوی افواج کے ظلم و استبداد کے خلاف زبردست احتجاج کیا ہے۔

پٹنہ ۲۴ ستمبر۔ بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی صوبہ کے مختلف امدادی مراکز کو ۳۶ ہزار روپیہ دے چکی ہے۔ تاکہ سیلاب زدہ علاقوں میں فوری امدادی کام کیا جائے۔ ضلع پٹنہ کے سیلاب کے متعلق تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ نوبت پور بکرم پالی گنج۔ گیراگ اور بہار سب ڈویژن کے بعض حصوں کے سوا باقی تمام ضلع جل تھل ہو گیا۔ بہت سے مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔ بختیارپور بہار ریلوے پر ۲ مقامات پر لائن ٹوٹ چکی ہے سیلاب کے باعث ۶ ہزار خاندان بے خانماں ہو چکے ہیں۔ مظفرپور سے آمدہ اطلاعات پایا جاتا ہے کہ گذشتہ رات کا نٹی بند ٹوٹ گیا۔ جس سے سینکڑوں دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔ گیا سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے کہ سیلاب کی وجہ سے ۶۰ دیہات بالکل پانی میں بہہ چکے ہیں جس سے ۲ ہزار دیہاتیوں کو نقصان عظیم پہنچا ہے اور فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

شنگھائی ۲۴ ستمبر۔ جاپان کی بحری فوج کے کمانڈر نے اعلان کیا تھا کہ بین الاقوامی نو آبادی کے اندر اور باہر جاپانی باشندوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے عسکری اقدام کی ضرورت ہے۔ اس اعلان کے بعد جاپان کی بحری فوج کے سپاہیوں نے آدھی رات کے وقت چاپئی کے اس علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ جو بین الاقوامی نو آبادی کی سرحد پر واقع ہے۔

پیرس ۲۴ ستمبر۔ سفیر حبش متعینہ پیرس نے اطالوی سفارتخانہ میں حاضر ہو کر اطالیہ کے بحری اور فوجی اٹیچی کی موجودگی میں شاہ اٹلی کو شہنشاہ حبش تسلیم کر کے اظہار اطاعت کیا۔

میڈرڈ ۲۴ ستمبر۔ الغنصر جس کا محاصرہ کئی روز سے جاری تھا۔ سرکاری فوج نے اسے فتح کر لیا ہے۔

جنیوا ۲۴ ستمبر۔ کریڈنشل کمیٹی کی اس سفارش کا اطلاق کہ حبشی نمائندوں کو لیگ کے اجلاس میں شرکت کی اجازت دی جائے صرف موجودہ اجلاس تک ہوگا مستقبل کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اطالوی حلقوں میں اس اطلاع سے کہ حبشی مندوبین جمعیتہ اقوام کے اجلاس میں شریک ہونگے ہیجان پھیل گیا ہے اور ان کی رائے ہے کہ اٹلی جمعیتہ اقوام سے علیحدہ ہو جائے گا

پیرس ۲۴ ستمبر۔ ہسپانیہ کے سابق وزیر داخلہ الونسو کو قید خانہ میں گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ میڈرڈ کے ایک برقیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹریبونل نے اسے موجودہ بغاوت کی سازش میں شریک قرار دیا۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ حکومت برطانیہ اور اٹلی کے درمیان معاہدہ تجارت کی گفت و شنید کا انتظام کیا گیا ہے چنانچہ اس غرض کے لئے برطانیہ کا وفد روما کو روانہ ہو گیا ہے

بارسیلونا ۲۴ ستمبر۔ بارسیلونا میں میکسیکو سے ایک جہاز وارد ہوا ہے جو اپنے ساتھ ۷ ہزار رائفلیں۔ متعدد مشین گنیں طیارہ شکن توپیں اور کارتوسوں کا ذخیرہ لایا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے بھی سامان حرب بھیجا ہے۔

شملہ ۲۴ ستمبر۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے سردار سنت سنگھ اور مسٹر وعادی گری کے جواب میں بیان کیا۔ کہ لوکوشاپ مغلپورہ کے حادثہ میں ۲ آدمی ہلاک اور ۵ شدید مجروح ہوئے تھے۔ شدید مجروحین میں سے ۴ مر گئے تھے اس کے علاوہ ۵۰ خفیف طور پر مجروح ہوئے تھے۔

شملہ ۲۴ ستمبر۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر این سی چندر نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ سفارش کی کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو کسانوں کے قرضہ کے موضوعات کی تحقیق کرے انہوں نے کہا کہ بنکنگ کمیشن نے اندازہ لگایا تھا۔ کہ ہندوستان کے کسان ۹ ارب روپیہ کے مقروض ہیں سر جی ایس باجپائی نے جواب دیتے ہوئے ان تمام امور کی تشریح کی جو صوبجاتی حکومتیں مزارعین کی سہولت کے لئے عمل میں لا رہی ہیں۔ انہوں نے ہاؤس کو مشورہ دیا۔ کہ صوبجاتی حکومتوں کے منظور کردہ اقدامات کے مشتہر ہونے تک انتظار کرنا چاہیئے۔ بالآخر زراعتی قرضوں کی کمیٹی کے قیام کے متعلق ریزولیوشن ۳۸ آراء کی موافقت اور ۴۰ کی مخالفت منظور ہو گیا۔

شنگھائی ۲۴ ستمبر۔ ضلع ہانگ کیو میں ۴ جاپانی ملاحوں پر فائر کئے گئے جس کے نتیجہ کے طور پر ایک جاپانی ہلاک اور ۲ مجروح ہوئے۔ جاپانی حلقوں میں اس پر سخت ناراضی کا اظہار کیا جا رہا ہے جاپانی جہازوں نے ضلع ہنکاؤ کی ناکہ بندی کر دی فوج بیٹیلینوں اور سیناؤں میں گھس گئی۔ اہم مراکز پر مشین گنیں رکھ دی گئی ہیں۔ ایک جاپانی افسر کا خیال ہے کہ قتل چین کی ایک خفیہ سوسائٹی کی طرف سے ہوا ہے جس کا صدر مقام شنگھائی میں ہے۔ اس واقعہ سے چین اور جاپان کے تعلقات سخت خطرناک حد تک پہنچ گئے ہیں۔ جاپان کے اعلیٰ افسروں سے طویل گفت و شنید کے بعد جاپانی سفیر نے اعلان کیا ہے کہ ہنکاؤ کا واقعہ قتل اس امر کی ترغیب دیتا ہے۔ کہ چین کی چیرہ دستیوں کو روکنے کے لئے سختی سے کام لینا پڑے گا۔

کلکتہ ۲۴ ستمبر۔ اخبار "امرت بازار پتریکا" کے نامہ نگار الہ آباد نے یہ افواہ اڑائی ہے کہ افغانستان کی ایرانی سرحد پر بغاوت رونما ہو گئی ہے۔ اور امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان نے تخت حاصل کرنے کے لئے دوبارہ کوشش شروع کر دی ہے۔

ناگپور ۲۴ ستمبر۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں سی پی اور برار میں ہیضہ کے ۷۸۳ مریضوں میں سے ۳۴۸ ہلاک ہو گئے اس سے پہلے ہفتہ کے دوران میں اموات کی تعداد ۳۷۴ تھی۔

امرتسر ۲۴ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے کپاس ۵ روپے ۲ آنے سے ۵ روپے ۸ آنے تک سونا دیسی ۳۴ روپے ۱۲ آنے اور چاندی دیسی ۴۹ روپے ۲ آنے ہے

تارپس (فرانس) ۲۴ ستمبر بورڈیو سے آنے والی ایک ایکسپریس ٹرین موروڈس کے قریب ایک دوسری ٹرین سے جو کھڑی تھی ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں ۴ اشخاص ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی